پھول کلیاں

سعادت نظیر

شاعر: سعادت نظیر

پتہ: سلطان شاہی حیدرآباد ۲ آندھرا پردیش

کتابت: محمد غوث

ایڈیشن: پہلا

تاریخ اشاعت: ۲۶ جنوری ۱۹۵۹ء

قیمت: پچاس نئے پیسے

پبلیشر: کرنیں پبلیکیشنز۔ حیدرآباد ۲ آندھرا پردیش

پریس: اندرونی صفحات رفیق مشین پریس (مچھلی کمان)

ٹائیٹل: شمس الاسلام پریس (چھتہ بازار)
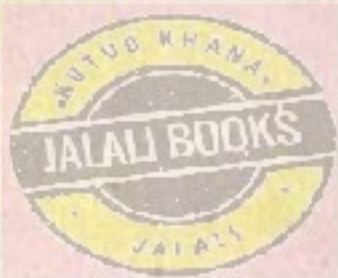
پھول کلیاں

سعادت نظیر

ایم۔اے (عثمانیہ)

کرنٹ پبلیکیشنز حیدرآباد ۲

(آندھرا پردیش)
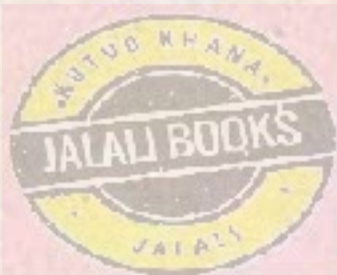
ہندوستانی طلبا کے نام

نیک تمناؤں کے ساتھ

فہرست

پیش رس

مدرسوں اور تعلیمی ادارہ جات میں اکثر مواقع پر ایسی نظموں کی ضرورت ہوتی ہے جو موقع کے لحاظ سے موزوں، خیالات اور جذبات کے لحاظ سے طلبا کی صلاحیت اور فہم کے مناسب ہوں، ان کے قومی اور تہذیبی احساسات کو بیدار کریں اور ان میں علو اور پاکیزگی پیدا کریں۔ ضرورت کے وقت ایسی نظموں کو تلاش کرنا پڑتا ہے اور متعدد کتب اور رسالہ جات کو دیکھنے کے بعد بھی مفید مطلب نظمیں بہم نہیں پہنچتی ہیں۔

جناب سعادت نظیر ایم۔ اے (عثمانیہ) نے طلبا کے لیے یہ بہت اچھی نظمیں لکھ دی ہیں۔ یہ نظمیں طلبا مدرسوں کے آغاز کے اجتماعوں، اسکولوں کی سالانہ تقریبوں اور قومی تہواروں میں پڑھ سکتے ہیں۔ ان نظموں کی زبان شستہ اور آسان ہے۔ خیالات اور جذبات ثانوی مدرسوں تک کے طلبا کی فہم کے مطابق ہیں۔

جناب سعادت نظیر کے کلام میں شیرینی اور روانی ہے جو طلبا کے لیے مزید دلچسپی کا باعث ہو سکتی ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ نظمیں مدرسوں اور تعلیمی اداروں میں مقبول ہوں گی اور مدرسین صاحبان خصوصاً ان کی قدر کریں گے۔

سید ساجد علی

سابق نائب ناظم تعلیمات (حیدرآباد)

شاعر کی دُعا

اے خدا! ہر لب پہ تیرا نام ہے

دو جہاں میں فیض تیرا عام ہے

پھول تیرے حُسن کی تصویر ہے

نغمۂ بلبل تری تقریر ہے

چاند میں، تاروں میں تیرا نور ہے

تیرے جلووں سے فلک معمور ہے

وسعتیں تو نے بیابانوں کو دیں

رونقیں سارے گلستانوں کو دیں

تو نے سورج کو عطا کی روشنی

اور بخشی اک جہاں کو زندگی

اے خدا! تجھ سے ہے میری یہ دعا

سن لے میرے دکھ بھرے دل کی صدا

جل اُٹھیں، نوخیز اُمیدوں کے چراغ!

ہر مسافر پائے منزل کا سُراغ!
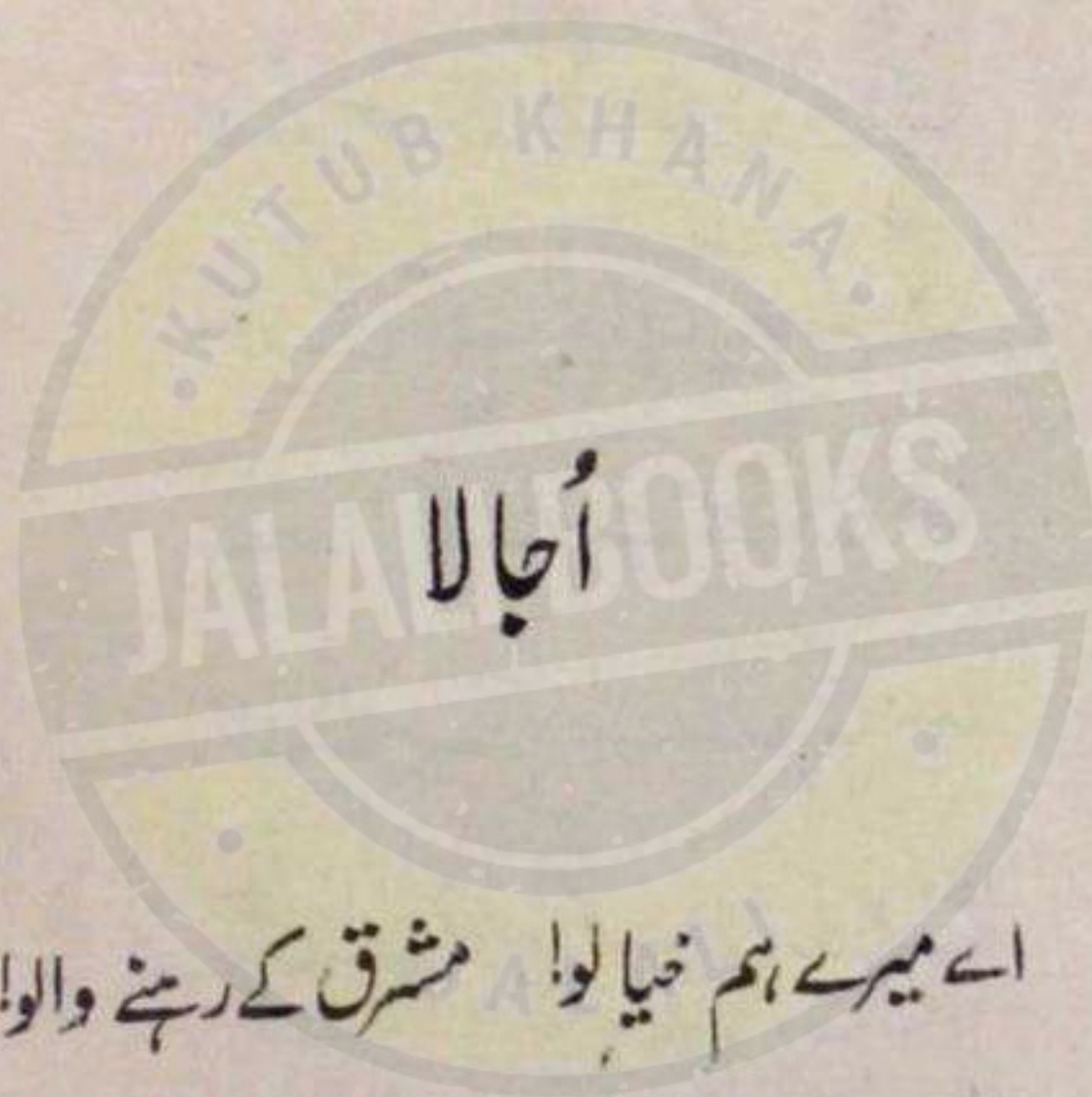
اُجالا

اے میرے ہم نوالو! مشرق کے رہنے والو!

لو! پھٹ رہی ہے وہ پو ہر سمت ہے تگ و دو

کرنیں سنہری پھوٹیں نکھریں فضائیں نکھریں

وہ آفتاب اُبھرا ہونے لگا اُجالا

بھاگا اندھیرا بھاگا جاگا زمانا جاگا

جاگی چمن کی قسمت بیدار ہے مسرّت

حرکت ہی میں ہے برکت محنت ہی میں ہے راحت

کس شان کی سحر ہے! آباد ہر نگر ہے

لائی سحر وہ تحفے جو نور ہیں نظر کے

سامان ہیں خوشی کے منظر ہیں زندگی کے

ماحول جگمگایا

سنسار مسکرایا

جاگ

جاگا ہے بوٹا بوٹا، چٹکا ہے غنچہ غنچہ
چمکا ہے ذرّہ ذرّہ، روشن ہے چپّہ چپّہ
گردوں پہ جگمگاہٹ، کھیتوں میں لہلہاہٹ!
چڑیوں کی چہچہاہٹ، کلیوں کی مسکراہٹ!

شبنم کے آئینے کا عکسِ چمن دکھانا

پتّوں کا شاد ہونا اور تالیاں بجانا

پھولوں میں مدھ بھری ہے، کانٹوں میں تازگی ہے

ہر دل میں اک خوشی ہے ہر سمت روشنی ہے

وادی، پہاڑ، صحرا، ہر ایک جگمگایا

دریا کو جوش آیا، ساحل بھی گنگنایا

فطرت بہار پر ہے، دنیا نکھار پر ہے

ہر شے حسین حسین ہے، رنگین ہر نظر ہے

سچ پوچھیے تو منظر کیسے ہیں پیارے پیارے!

دیتے ہیں لطف کیا کیا یہ صبح کے نظارے!

صبح

وہ آسماں کے تارے غائب ہوئے نظر سے
جو ٹمٹما رہے تھے بن کر چراغ شب کے
لو! کارواں سحر کا مشرق کی جانب آیا
ہر پھول مسکرایا، گلزار ڈہڈہایا

آغوش میں افق کی، سورج نے آنکھ کھولی

ہر چیز کو عطا کی رعنائیٔ زندگی کی

چھیڑے سُریلے نغمے فطرت کی بانسری نے

پائی زبان گویا جنگل کی خامشی نے

وہ باغ کے پرندے شاخوں پہ بیٹھے جھم کے

سب کو جگا رہے ہیں گا کر نئے ترانے

سویا ہوا زمانا کروٹ بدل رہا ہے

ہر سمت روشنی کا چشمہ اُبل رہا ہے

شہروں میں زندگی ہے، قصبوں میں زندگی ہے

ہر سو چہل پہل ہے، ہر رُخ پہ تازگی ہے

عالم نیا نیا ہے، نکھری ہوئی فضا ہے

اے آسماں! زمیں کی رنگین سی ہوا ہے

سورج جاگا

ٹوٹیں ظلم کی قیدیں ٹوٹیں پھوٹیں امن کی کرنیں پھوٹیں

لوٹیں دل نے خوشیاں لوٹیں

تارے سوئے سورج جاگا بھاگا گھور اندھیرا بھاگا

سخت گھڑی جو تھی بیت گئی ہے ہاری بازی، جیت گئی ہے

خاک میں غم کی ریت گئی ہے

تارے سوئے سورج جاگا بھاگا گھور اندھیرا بھاگا

آئے خوشی کے دن یوں وطن میں	پھولوں کی رُت جیسے چمن میں

سوتی اُمنگیں جاگیں من میں

تارے سوئے سورج جاگا	بھاگا گھور اندھیرا بھاگا

گہری نیند سے جاگی دنیا	جاگی گنگا، جاگی جمنا

دھرتی پر لہرایا پھریرا

تارے سوئے، سورج جاگا	بھاگا گھور اندھیرا بھاگا

جاگے گرجا، مسجد، مندر	کھیت، چمن، مل، مکتب، دفتر

روشن ہیں سب چھوٹے بڑے گھر

تارے سوئے، سورج جاگا	بھاگا گھور اندھیرا بھاگا

بچھڑے ساتھی ملنے لگے ہیں   چاک جگر کے سلنے لگے ہیں

دل کے غنچے کھلنے لگے ہیں

تارے سوئے، سورج جاگا   بھاگا گھور اندھیرا بھاگا

ترنگا

لہرا ترنگے! لہرا ہوا میں!

بھر دے رنگ و نور فضا میں!

پیارے ترنگے! تیری لالی

خونِ شہیداں کی ہے سُرخی

آزادی کی ایک نشانی

آزادی ہے جانِ وطن کی

لہرا ترنگے! لہرا ہوا میں!

بھر دے رنگ و نور فضا میں!

پیارے ترنگے! تیری سفیدی

ایک علامت امن و اماں کی

امن و اماں ہے بستی بستی

قصبہ قصبہ، نگری نگری

لہرا ترنگے! لہرا ہوا میں!

بھر دے رنگ و نور فضا میں!

پیارے ترنگے! تیرا ہرا پن

صحرا صحرا، گلشن گلشن

دانہ دانہ، خرمن خرمن

کھیت بنا ہے تجھ سے ہر بن

لہرا ترنگے! لہرا ہوا میں!

بھر دے رنگ و نور فضا میں!

پیارے ترنگے! تیرا چکر

انساں کی منزل کا رہبر

سچائی اور دھرم کا مظہر

چاند ستارے صدقے تجھ پر!

لہرا ترنگے! لہرا ہوا میں!

بھر دے رنگ و نور فضا میں!

ہندوستانی لڑکوں کا ترانہ

ہم سے ہی پھولوں کی پھبن ہے
ہم سے ہی شاداب چمن ہے
جوش و خروشِ "گنگ و جمن" ہے
شانِ وطن ہے، حسنِ وطن ہے

ہم کیا ہیں؟ تقدیرِ وطن ہیں
مصروفِ تعمیرِ وطن ہیں

عظمتِ ماضی، رفعتِ فردا

رونقِ محفل، زینتِ دنیا

شام کا منظر، صبح کا جلوا

گلشن گلشن، صحرا صحرا

گُل یہ کھلے ہیں فکر و نظر کے

سینچا ہے ہم نے خونِ جگر سے

مسجد، مندر، دیر، کلیسا

تاج محل، ایلورا، اجنتا

جنتر منتر، قطب منارا

کبھی اندھیرا، کبھی اُجالا

ہم سے ہی تاریخِ وطن ہے

باقی ہر اک نقشِ کہن ہے

جوشِ عمل ہے دل میں ہمارے

سرد فضا میں ہم ہیں شرارے

توڑ کے لائیں چرخ سے تارے

روکیں طوفاں، موڑ دیں دھارے

ہو ہو کر بلوان بڑھیں گے

جگ میں ہم پروان چڑھیں گے

سخت مراحل راہ میں آئیں

لاکھ حوادث آنکھ دکھائیں

حائل اگر ہوں تند ہوائیں

وہ بھی ہم سے منہ کی کھائیں

آندھی بن کر تیز چلیں گے

اور منزل پر جا کے رہیں گے

بین الاقوامی ترانہ

پورب کے ہیں لختِ جگر ہم

پچھم کے ہیں روحِ ہنر ہم

دکّن کے ہیں آبِ گُہر ہم

اُتّر کے ہیں نورِ نظر ہم

دھرتی! تیرے لال ہمیں ہیں

دیکھ! تیرے رکھوال ہمیں ہیں

چین، عرب، کشمیر، بخارا

راکی، اَلپ، اِنڈیز، ہمالا

وال گا، سُتلج، نیل، کرشنا

نیاگرا اور گیر وسپا

اُبھرے نقوشِ دہر ہمیں سے

روشن بر و بحر ہمیں سے

امن جہاں کا ہم سے امر ہے

پریم کا چرچا نگر نگر ہے

جگ مگ جگ مگ کرتی سحر ہے

کاہکشاں ہر راہ گزر ہے

درد بشر کا عام جہاں ہے

آج ہمارا دخل وہاں ہے

بجلی بن کر کڑکیں گے ہم

آندھی بن کر لپکیں گے ہم

تارے بن کر دمکیں گے ہم

سورج بن کر چمکیں گے ہم

چل نہ سکے گی کچھ بھی اجل کی

دکھلا دیں گے شان عمل کی

۱؎ ملکوں کے نام　　۲؎ پہاڑوں کے نام

۳؎ دریاؤں کے نام　　۴؎ آبشاروں کے نام

یتیم کی پکار

اُف! یہ آثارِ الم اور یہ ماتم کا سماں!

میرے ماں باپ کے مرنے سے بندھا غم کا سماں

یہ مصیبت کی گھڑی اور یہ صدمے سنگیں!

ہر طرف سے مجھے گھیرے ہے فضائے غمگیں

رنج و آلام کی چھائی ہیں گھٹائیں مجھ پر

رات دن چرخ کی ہوتی ہیں جفائیں مجھ پر

غنچے پژمردہ ہیں، غمناک ہے گلشن کی فضا

میرے ماتم میں ہے کھوئی ہوئی بلبل کی صدا

دل میں درد آنکھ میں آنسو تو زباں پر نالے

آرزو یہ ہے کہ غم اُن کا مجھے کبھی کھالے

بدنصیبی ہے مرے ساتھ، جدھر جاتا ہوں

ڈھونڈھتا جن کو ہوں انھیں کو نہیں پاتا ہوں

بے سہارا ہوں، نہیں میرا سہارا کوئی

ڈوبتا ہوں کہ نہیں ملتا کنارا کوئی

ایک ناکام تمنا! یہ بلاؤں کا، ہجوم!

کیا جتن کیجیے؟ کس طرح بدلئے مقسوم!

دل میں سیماب کو مستور کیا ہے مَیں نے

پارۂ برق کو محصور کیا ہے مَیں نے

دل کو پتھر نہ بنالوں کہ ستم سہنا ہے

جانتا ہوں کہ مقدر ہی میں غم سہنا ہے

کلی

شگفتگی ہے حیات میری

حسین ہے کائنات میری

کلی چٹک کر یہ کہہ رہی ہے

سمجھ لو اتنی سی بات میری

کرن

کرن نہیں، جو ہو زیرِ دامن

محل کے اندر ہو جس کا مدفن

مری نظر میں کرن وہی ہے

اندھیری بستی جو کر دے روشن

اُمید و عمل

ہے جس کو اُمیدِ کامرانی

وہی ہے حق دارِ شادمانی

قدم جو آگے بڑھا رہا ہے

اُسی کی ہے راہِ زندگانی

مشورہ

چھوٹنے والے قفس سے! بات میری یاد رکھ

یہ اگر دُھن ہے، بدل جائے زمانے کی ہوا

عزم تیرا راہ بر ہو اور ہمت رہ نما!

لفظِ آزادی زباں پر بے محل ہرگز نہ لا!

کھول اپنے بال و پر! شاہین کا دم ساز ہو!

شانِ نو سے آشنائے عالمِ پرواز ہو!

درسِ عمل

اُٹھو! قدم قدم سے ملاتے چلے چلو!

سب مل کے ایک راہ بناتے چلے چلو!

منزل کی دُھن میں جھومتے گاتے چلے چلو!

ہر مرحلے کو سہل بناتے چلے چلو!

بن کر گھٹا فضاؤں پہ چھاتے چلے چلو!

ہر ہر قدم پہ دھوم مچاتے چلے چلو!

تفریقِ رنگ و نسل مٹاتے چلے چلو!

انسانیت کی شان دکھاتے چلے چلو!

آگے بڑھو رکو نہ کسی رہ گزار پر!

ہر دم سفر کا لطف اٹھاتے چلے چلو!

مایوسیوں میں چھیڑ دو نغمے اُمید کے!

تاریکیوں میں جوت جگاتے چلے چلو!

ٹوٹے ہوئے دلوں کو محبت سے جوڑ دو!

جوہر عمل کے اپنے دکھاتے چلے چلو!

دھرتی بھی جگمگا اُٹھے آکاس کی طرح

راتوں میں وہ چراغ جلاتے چلے چلو!

چمکو گگن کے تاروں کی صورت زمین پر

تم آسماں زمیں کو بناتے چلے چلو!

پت جھڑ کی رُت میں پھول کھلانا کمال ہے

پت جھڑ کی رُت میں پھول کھلاتے چلے چلو!

بدلے خزاں نظیرؔ! چمن میں بہار سے

وہ گیت زندگی کے سناتے چلے چلو!

تمنّائیں

یہی ہے تمنّائے پیر و جواں

چمک جائے تقدیرِ ہندوستاں!

نئی ہو زمیں اور نیا آسماں!

نئی زندگی ہو، زمانہ نیا!

ہو گلشن میں ہر آشیانہ نیا!

نیا ساز ہو اور ترانہ نیا!

نکھر جائے تعلیم کا بانکپن!

بہارِ نظر ہو خرد کی پھبن!

سنور جائے تہذیب کی انجمن!

کمالِ مصوّر کی برنائیاں

دکھائیں انوکھی وہ نقاشیاں

"اجنتا" کی تازہ ہوں فنکاریاں!

تمدن محبت کی تصویر ہو!

نئی زندگانی کی تعمیر ہو!

فنونِ لطیفہ کی تفسیر ہو!

کراماتِ بجلی کی ہوں نت نئی!

منوّر ہو ہر شعبۂ زندگی!

ہر سُو ہو سائنس کی روشنی!

سحر ہو کہ چھٹ جائیں تاریکیاں!

کہیں نام کو ہوں نہ بیکاریاں!

ٹپکتی ہوں چہروں سے رعنائیاں!

چمن، کھیت، نہریں ہے سیراب ہوں

پھلیں پھولیں سرسبز و شاداب ہوں

کسانوں کے پورے حسیں خواب ہوں

مشینوں کی بجتی ہوں شہنائیاں!

ہوں صنعت کی ہر سمت گلکاریاں!

تجارت کی ہوں گرم بازاریاں!

نہ مظلوم ہوں اور نہ مجبور ہوں!

مگن کارخانوں میں مزدور ہوں!

ترقی کی راہوں پہ جمہور ہوں!

دلوں میں مچلتا ہو جوشِ عمل!

معاشی مسائل کا مل جائے حل!

نکل جائے ادنیٰ و اعلیٰ کا بَل!

چمن تو چمن، دشت گلزار ہوں!

نشیب و فراز ایسے ہموار ہوں!

جو پاکار ہوں، وہ بھی سرکار ہوں!

جو ہیں شہر و دیہات میں شاد ہوں!

سماجی بکھیڑوں سے آزاد ہوں!

جو برباد گھر ہیں، وہ آباد ہوں!

ہر انساں فراغت سے کھائے، پیئے!

خوشی سے جیئے اور جینے بھی دے!

مرے تو مرے ارتقا کے لیے!

کسی کو نہ کچھ بھی ہو احساسِ غم!

بدل جائیں عشرت سے رنج و الم!

مئے خرمی سے بھریں جام ہم!

(پنج سالہ منصوبے کے سلسلے میں)

مرا وطن

حکومتِ حیات میں

جہانِ ممکنات میں

حدودِ شش جہات میں

تمام کائنات میں

مرا وطن حسین ہے

گلوں کی سرزمین ہے

یہ سقفِ انجم و قمر!

یہ منزلِ شب و سحر!

یہ ارتقا کی رہ گزر!

یہ مرکزِ دل و نظر!

مرا وطن حسین ہے

گلوں کی سرزمین ہے

یہ شہر، گاؤں، بستیاں!

یہ رسماتی وادیاں!

یہ پستیاں، بلندیاں!

ہمالیہ کی چوٹیاں!

مرا وطن حسین ہے

گلوں کی سرزمین ہے

کہیں پہ آبشار ہے

کہیں پہ جوئے بار ہے

کہیں پہ سبزہ زار ہے

چمن چمن بہار ہے

مرا وطن حسین ہے

گلوں کی سرزمین ہے

یہ باؤلی! یہ گاگریں!

یہ جھونپڑے! یہ منزلیں!

یہ سینما! یہ ہوٹلیں!

یہ خوشنما عمارتیں!

مرا وطن حسین ہے

گلوں کی سرزمین ہے

یہ دل فروز مدرسے!

یہ کام گھر! یہ محکمے!

یہ مسجدیں! یہ بتکدے!

یہ شان دار مقبرے!

مرا وطن حسین ہے

گلوں کی سرزمین ہے

یہ جراتیں! یہ ولولے!

یہ ہمتیں! یہ حوصلے!

یہ راستے! یہ مرحلے!

یہ منزلوں کے سلسلے!

مرا وطن حسین ہے

گلوں کی سرزمین ہے

نفس نفس میں راگنی!

کلی کلی پہ تازگی!

نظر نظر میں روشنی!

قدم قدم پہ زندگی!

مرا وطن حسین ہے

گلوں کی سرزمین ہے

یہ "نل دمن" کا گلستاں!

یہ "ہیر رانجھے" کا جہاں!

یہ "قطب بھاگ" کا مکاں!

یہ مہر و مہ کا آستاں!

مرا وطن حسین ہے

گلوں کی سرزمین ہے

یہ علم و فن کی انجمن!

یہ "سور داس" کا گگن!

"ولی" و "میر" کا وطن!

"پریم چند" کا چمن!

مرا وطن حسین ہے

گُلوں کی سرزمین ہے

سبھی مگن ہیں پھاگ میں

کھلے ہیں پھول آگ میں

لہک نئی ہے راگ میں

بلندیاں ہیں بھاگ میں

مرا وطن حسین ہے

گُلوں کی سرزمین ہے

یہ باغ مسکرا اُٹھے

پرند چہچہا اُٹھے

یہ کھیت لہلہا اُٹھے

کسان گنگنا اُٹھے

مرا وطن حسین ہے

گلوں کی سرزمین ہے

غزلیں

○

نئی امنگو! مرے چمن کو جواں بہاروں کی جستجو ہے
سکوں میسر ہو دل کو جن سے انھیں نظاروں کی جستجو ہے

وہ پست ہمت ہیں ننگِ فطرت! جنھیں بہاروں کی جستجو ہے

شناوروں کو ہمیشہ دریا کے تیز دھاروں کی جستجو ہے

مرے جہاں میں نیا سویرا تو ہولے! اُس وقت پوچھ لوں گا

کہ اب بھی ماضی کی ظلمتوں کو ضعیف تاروں کی جستجو ہے؟

قدم قدم پہ کھلیں ہوں کلیاں، بہار پھوٹے، صبا ہو رقصاں

ہر اک نظر کو حسین فطرت کے لالہ زاروں کی جستجو ہے

فساد و فتنہ روش تھی جن کی اجل مبارک ہو آج اُن کو!

نظیرؔ! مژدہ! حیات کو اب ستم کے ماروں کی جستجو ہے

جا بہ جا موجہ و گرداب ابھرتے ہی رہے

من چلوں کے جو سفینے تھے گزرتے ہی رہے

سبق آموز ہے ایثارِ شہیدانِ وفا

زندگی کے لیے ہر گام پہ مرتے ہی رہے

لاکھ طوفانِ حوادث نے مٹانا چاہا

ہم مگر نقشِ بقا بن کے اُبھرتے ہی رہے

ہمت افزا ہی رہا دوریٔ منزل کا خیال

کارواں شوق میں کانٹوں سے گزرتے ہی رہے

دھیان میں اپنے رہی لغزشِ ماضی بھی، نظیر!

بچ کے ان تیرہ فضاؤں سے گزرتے ہی رہے

سعادت نظیر کی تخلیقات

۱۔ آب وتاب
منتخب نظموں اور غزلوں کا مجموعہ (طبع شدہ)

۲۔ پھول کلیاں
طلبا کے لیے نظموں کا مجموعہ (طبع شدہ)

۳۔ بربطِ امن
امن کے سلسلے میں نظموں کا مجموعہ (زیرِ طبع)

۴۔ آب و رنگ
نظموں اور غزلوں کا مجموعہ (زیرِ طبع)

کرنیں پبلیکیشنز
حیدرآباد ۲ (آندھرا پردیش)

جامعہ عثمانیہ کے جواں سال و جواں فکر شاعر سعادت نظیر (ایم اے)
کی معرکتہ الآرا نظموں اور مرصع غزلوں کا خوبصورت منتخب مجموعہ

آب و تاب

جس میں کلاسکی رچاؤ، زبان و بیان کی لطافت اور کمال و فن
کی بلندیاں ہی نہیں بلکہ رمز و کنائے کا لباس پہنے ہوئے زندگی
کی تلخیاں، فکر و شعور کی گہرائیاں اور جذبات کی رعنائیاں
جلوہ فرما ہیں۔

قیمت : ایک روپیہ پچاس نئے پیسے

سعادت نظیر سلطان شاہی، حیدرآباد ۲ آندھرا پردیش